حصہ میں واضح طور سے بتایا گیا ہے۔ کہ جھوٹے دیو کی کیا علامتیں ہیں اور کس قسم کا دیو نہیں ماننا چاہیئے۔ تیسرے حصہ میں سچے گورو اور جھوٹے گورو کا بیان درج ہے ان چاروں کا خلاصہ تحریر ہے پانچویں اور چھٹے باب میں جین فلاسفی کے تتو ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ ساتویں باب میں سمیک درشن (سچا اعتقاد) اور آٹھویں میں سمیک چارتر (سچا عمل) کا ذکر کیا گیا ہے نویں اور دسویں باب میں جین شاستروں کے مطابق اعلےٰ درجہ کی ہدایات لکھی ہیں جن پر عمل کرنا ہر ایک جینی کے لئے ضروری ہے دن رات اور بارہ مہینوں میں کرنے کے لائق تمام کاموں کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں باب میں رکھب دیو جی سے لے کر بھگوان مہاویر سوامی جی تک اور بھگوان مہاویر سوامی جی سے لے کر زمانہ حال تک کا جین اتہاس مختصر بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے میں بہت سے جین شاستروں کے علاوہ ویدک دھرم اور دیگر مذاہب کے شاستروں کے حوالجات درج ہیں۔ اس گرنتھ کے پڑھنے سے نہ صرف جین دھرم کے متعلق ہی بلکہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی واقفیت ہو جاتی ہے ایسی کتاب کی جین دھرم اور جین سماج سے پریم رکھنے والوں کو از حد ضرورت تھی۔ عوام الناس کی خواہشات کو مدِ نظر رکھ کر ہی یہ کتاب لکھی گئی تھی اس گرنتھ کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے آپ کتاب کے صفحہ اول پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اول جین دھرم کی جتنی کتب دستیاب ہوتی ہیں وہ سب پراکرت میں ہیں یا سنسکرت میں ہیں اس لئے کثیر تعداد جینی اور دیگر مذاہب کے لوگ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جینیوں میں خود اتنی جہالت چھائی ہوئی

ہے کہ باوجود اُپدیش کے وہ اپنی توجہ سنسکرت اور پراکرت کے مطالعہ کی طرف راغب نہیں کرتے اور جو کتابیں تھوڑی بہت ہندی میں موجود ہیں وہ غلط اور گمراہ کُن ہیں۔ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے لئے عام طور پر اور جین دھرمیوں کے فائدے کے لئے خاص طور پر یہ کتاب تیار کی گئی ہے تاکہ انھیں جین دھرم کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہنچ سکے۔ دویم جین دھرم پر طرح طرح کے الزام جو بالکل بے سروپا اور بے بنیاد ہیں لگائے جا رہے ہیں۔ اُن کی تردید مقصود ہے اور اصلی حالت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ سویم انواع و اقسام کے نئے مذہب چل پڑے ہیں۔ جن کا کام دوسرے مذاہب کو بدنام کر کے اپنے مذہب کو قبول کرانے کے لئے سادہ لوح لوگوں کو پھسلانا ہے اس لئے لوگوں کو اُن ہتھکنڈوں سے واقف کرانا ضروری ہے۔ چہارم انگریزی اور اسلامی تعلیم کی اشاعت سے نئے تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں پرانے مذاہب کے متعلق بہت سی غلطیاں پیدا ہوگئی ہیں اور اُن کے دل شکوک سے بھرے ہوئے ہیں انھیں دور کرنا مقصود ہے۔ شاید ہی کوئی جین لائبریری یا جین گھرانا ہوگا جس میں یہ گرنتھ موجود نہ ہو اور انھیں جین دھرم کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے کا موجب نہ ہوا ہو۔

جین تتو ورش کے بعد ایک اور گرنتھ جس کا نام اگیان تمر بھاسکر ہے تحریر کیا جو سُورت کے چترماس بکرم سمت ۱۹۴۲ میں چھپوایا گیا۔ اس کتاب کی ضخامت تین سو صفحہ سے زائد ہے اور دو حصّوں میں منقسم ہے حصّہ اوّل میں وید سمرتی اپنشد اور پران وغیرہ شاستروں کے حوالجات

سے یگ وغیرہ کا سروپ دکھلایا ہے اور بودھ۔ نیایک۔ سانکھ جیمنی
وغیرہ مت والوں نے کیسے موکش کا سروپ بیان کیا ہے لکھا ہے
علاوہ ازیں سوامی دیانند سرسوتی کی بنائی ہوئی کتاب ستیارتھ
پرکاش پر مختصر بحث کی ہے۔ آپ کے خیال میں سوامی دیانند جی نے جین
دھرم کے سمجھنے میں اس لئے غلطی کھائی کہ وہ پراکرت دیاکرن سے
بالکل ناواقف تھے اور جینیوں کے مستند گرنتھ انھوں نے بالکل
نہ دیکھے تھے۔ دوسرے حصّے میں جین دھرم کا منڈن لکھا ہے اور
سچ اور جھوٹ کی تمیز کرائی ہے اس حصہ میں جین دھرم کی عظمت
ظاہر کی ہے اور سادھو اور گرہستی کا علیحدہ علیحدہ دھرم بیان کیا ہے
اس کتاب سے جین دھرم اور ویدک دھرم دونوں کا فرق معلوم ہوتا
ہے۔ اور عالموں کے لئے بہت سی واقفیت کا ذریعہ ہے۔ جین تتوا
درش اور اگیان تمر بھاسکر ہر دو کتابوں سے بہت سے ہندوستانی
اور مغربی ودوانوں کو اپنے ریسرچ کے کام میں مدد ملی ہے اور انھوں
نے ان کتابوں کی تعریف لکھتے ہوئے مصنّف کی محنت اور علمیت کا
اعتراف کیا ہے بوجہ طوالت اس جگہ ان تمام شہادتوں کا ذکر نہیں کیا
جاتا۔ مثال کے طور پر ایک ویدک دھرم کے پیروپری براجک یوگ
جیوانند سوامی جی نے جین تتوادرش اور اگیان تمر بھاسکر ہر دو کتابوں
کے مطالعہ سے موثر ہو کر ایک خط ہندی بھاشا میں آپ کی خدمت
میں گوجرانوالہ میں روانہ کیا جو تو نے پرساد میں چھپا ہے اس خط کا مختصر
مطلب اس جگہ لکھا جاتا ہے۔ تقدس مآب شری جینندر بھگوان کے
چرن کنول کے بھنورے سنیاسیوں کے گورو پرم دھرم کے پالنے

والے شری آتمارام جی مہاراج تپ گچھ منی راج شری بدھی وجے جی
مہاراج کے شاگرد کو پری براجک یوگ جیوانند سوامی پرم ہنس کا بجز تین
طواف کے آداب نیاز قبول ہو۔ مہاراج ویاکرن وغیرہ مختلف شاستر
پڑھ پڑھا کر میں نے ویدمت اپنے گلے کا ہار بنایا اور بہت سے راجا
اور عام لوگوں کی مجلس میں فتحمندی حاصل کی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ سب
فضول مغز خوری ہے اِس سے محض اتنا ہی فائدہ ہے کہ راجے مہاراجے
یہ جاننے لگ جاتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا عالم ہے۔ مگر اپنی روح کو کچھ فائدہ
نہیں ہو سکتا آج میں اتفاقاً بہت دور دراز کا سفر کر کے ریل گاڑی
سے اُتر کر مقام بھٹنڈا میں پہنچا اور وہاں پر رادھا کرشن کے مندر
میں قیام کیا۔ ایک جینی کے پاس دو کتابیں دیکھنے میں آئیں۔ میں اُن
ہر دو کتب کو پڑھنے لگا۔ اِتنے میں دو چار اچھے عالم لوگ جو کہ مجھ سے
ملنے آئے تھے۔ میرے ہاتھ میں یہ دونوں کتابیں دیکھ کر کہنے لگے کہ
یہ کتابیں تو ناستکوں کی ہیں انھیں نہیں دیکھنا چاہئیے۔ مگر میں نے
اُن کی بیوقوفی پر کچھ خیال نہ کیا اور کتابوں کو بغیر تعصّب غور سے پڑھتا
رہا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ اِن میں جو کچھ لکھا ہے۔ تمام بالکل سچ اور
تعصّب سے مبرّا ہے۔ مجھ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ گویا میں ایک عالم سے
دوسرے عالم میں آگیا ہوں اور جو کچھ میں نے ابتدا سے آج ستّر برس
تک پڑھا تھا اور ویدک دھرم کو باندھے پھرا تھا وہ سب فضول سا
معلوم ہونے لگا۔ جین تتو ادرش اور اگیان تمر بھاسکر اِن ہر دو کتب
مقدسہ کو رات دن پڑھتا ہوا اور مصنف کی تعریف کرتا ہوا بھٹنڈا
میں بیٹھا ہوں اور سیتو بندھ رامیشور کی زیارت سے نیپال کو چلا جا رہا ہو

مگر میری دلی آرزو یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح ایک دفعہ آپ کا ملاپ اور دیدار ہو جاوے تو میں کرت کرم ہو جاؤں۔ مہاتما جی ہم سنیاسی ہیں آج تک جو علمی روشنی کی شہرت و طاقت کے ذریعہ کئی سوسائٹیوں میں کامیابی حاصل کر کے راجے مہاراجوں میں جو ناموری حاصل کی ہے اگر ہم یک لخت آپ سے آملیں تو وہ کمائی اور شہرت جاتی رہے گی ہم اِس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں مگر یہ دھرم نیک خیالات اور نیک روح کا دھرم نہیں ہے۔ آج میں آپ کے پاس صرف اتنا قبول کر سکتا ہوں کہ اگر کوئی قدیمی اور سچا مذہب ہے تو وہ جین مذہب ہی ہے۔ جس کی عظمت اور روشنی کو نابود کرنے کے لئے ویدک دھرم اور کھٹ شاستر کھڑے ہوئے تھے اگر تعصّب کو دور کر کے ویدک مذہب کے شاستروں کو دیکھا جاوے۔ تو صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ ویدک باتیں جو اچھی اچھی لی گئی ہیں وہ تمام جین شاستروں سے بطور نمونہ اکھٹی کی ہیں اِس میں شک نہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جو صاف طور پر غور کئے بغیر ثابت نہیں ہو سکتیں۔ میتی بساکھ شدی دس بکرم سمت ۱۹۴۸۔ مکرّر عرض ہے کہ اگر آپ کا نوازشنامہ پایا تو میں ایک دفعہ ضرور آپ سے ملنے کے لئے کوشش کرونگا۔

نیاز مند یوگانند سوامی عرف یوگ جیوانند
سرسوتی سوامی

مندرجہ بالا خط گوجرانوالہ سے ہو کر آپ کی خدمت میں ٹی پہنچا اِس خط کے ساتھ علیحدہ کاغذ پر بالا بندھ کا دیہ لکھا تھا جس کے اکیاون معنے نکلتے ہیں۔ اِسی طرح مہاراج صاحب کی تصانیف کی تعریف میں

کئی خطوط موصول ہوئے۔ اور کئی ایک مصنفوں نے اُس مدد کا جو ان گرنتھوں سے انھیں ملی ہے اُس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اِن دو شاستروں پر کیا موقوف ہے۔ آپ کا تصنیف کردہ چکا گو پرشن اُتر جو آپ نے ایک مضمون کی صورت میں لکھ کر مسٹر ویرچند راگھوجی گاندھی کو دیا۔ ایک اعلےٰ کتاب ہے اور تعریف کی محتاج نہیں۔ اِس کتاب کی ہر دلعزیزی اس بات سے ثابت ہے کہ اِس کتاب کی اب تک کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور اِس کے ترجمے اردو اور انگریزی میں موجود ہیں۔

بکرم سمت ۱۹۴۲ میں جب آپ شہر سورت میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے جین مت برکش تیار کیا۔ جس میں بھگوان مہاویر سوامی جی سے لیکر زمانہ حال تک کے آچاریوں کی پٹاولی (شجرۂ نسب) بالترتیب دکھائی۔ یہ ایک نہایت اہم اور ضروری کام تھا۔ جس کے بغیر جین اتہاس کا کچھ پتہ نہ لگ سکتا تھا۔ آپ نے ایک شجرہ نسب بڑا بھاری نقشے کے طور پر تیار کیا۔ لیکن اس کے چھپنے میں چند غلطیاں رہ گئیں اور نقشے کی حفاظت رکھنا بھی مشکل معلوم دینے لگا۔ اِس وجہ سے بمقام امرتسر بکرم سمت ۱۹۴۸ میں جین مت برکش کتابی صورت میں تیار کیا اور اُسے درست کر کے مکمل بنا دیا۔ یہ کتاب اسّی صفحات کی ہے اور جین اتہاس کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ جین شاستروں پر حاوی ہونے کی وجہ سے آئندہ نسلوں اور عالموں کی راہبری کے لئے اس کتاب کو تیار کیا اور دلائل سے اس کی درستی کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

بکرم سمت ۱۹۴۰ میں جب آپ دہلی تشریف فرما تھے۔ جین دھرم پرسارک سبھا بھاؤنگر کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک کتاب جیٹھ مل کوٹھاری کی بنائی ہوئی۔ جس کا نام حکمت سار تھا پیش کی گئی تھی اس کتاب میں بہت سی ناشائستہ اور خلاف تہذیب باتیں لکھی تھیں جو سوتامبر مورتی پوجکوں کی ہجو تھی۔ جین دھرم پرسارک سبھا نے آپ سے اس کتاب کا جواب لکھنے کی عرض کی۔ چنانچہ بکرم سمت ۱۹۴۱ میں بمقام احمد آباد آپ نے "حکمت سار" کتاب کے جواب میں حکمت نشل ادودھار نام کی کتاب تیار کی۔ جس میں جین شاستروں کے حوالجات اور زبردست دلائل سے مورتی پوجن ثابت کیا۔ اِس کتاب نے ستھانک واسی حلقوں میں ہلچل پیدا کردی وہ وقت ہی مذہبی بحث مباحثوں کا تھا۔ اور ان ایام میں ایک دوسرے کے خلاف تحریریں لکھی گئیں۔ یہ کتاب نہایت زبردست ثابت ہوئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں مقبول ہوگئی۔

تعلیم کی طرف آپ کی توجہ خاص راغب تھی۔ چھوٹے لڑکوں کی تعلیم کے لئے آپ نے جین بال بودھ ہندی اور گجراتی میں تصنیف کیا علاوہ ازیں ابتدائی پرائمر کے طور پر "جین دھرم وشیک پرشن اتر" نام کی تقریباً ڈہائی سو صفحے کی کتاب لکھی۔ اِس کتاب کے لکھنے کا مقصد پاٹھ شالاؤں اور سکولوں میں پڑھنے والے لڑکوں کے دل میں جین سنسکار اور جین دھرم کی عظمت بٹھانا تھا۔ اِسی لئے نہایت سلیس ہندی میں چھوٹے چھوٹے سوال و جواب کے طور پر جین دھرم کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی ہے اس کتاب میں بتایا

ہے کہ جین دھرم انادی ہے۔ تمام دھرموں سے افضل ہے۔ جین فلسفہ نہایت مدلل ہے بوجہ بھگتی کا طریقہ اور مطلب کیا ہے اور کیوں اور کس طرح کرنا چاہیے۔ ستری ترتھنکر دیوں کے نام اور اپدیش جین اتہاس سادھو دھرم اور شراوک دھرم کا بیان۔ جین دھرم کے متبرک شاستروں کے نام اور جین راجاؤں مہاراجاؤں کے بتلائے گئے ہیں اس میں ویبر جیسے (Weber) تواریخ دانوں کی تھیوریوں کی تردید کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ ایشور کس قسم کا ماننا چاہیے جین مت بدھوں اور براہمنوں کی شاخ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں جین دھرم کی قدامت کے ثبوت مختلف شلا لیکھوں کے حوالوں سے لکھے ہیں۔ جین راجہ اور مہاراجہ اہنسا دھرم کا کس طرح پالن کرتے تھے وغیرہ مختلف مضامین کو آپ نے اس خوبی سے تحریر کیا ہے کہ طالب علموں کے دلوں پر جین دھرم کی عظمت نقش ہو جائے۔ اور انھیں زیادہ واقفیت حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ آپ کی خواہش تھی کہ یہ کتاب جین پاٹھ شالاؤں میں چھوٹے لڑکوں کو پڑھائی جائے۔

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ آپ چتر تھ ستوتی نرنے حصہ اول و دوم کے بھی مصنف ہیں۔ ان ہر دو میں ثابت کیا ہے کہ تھوئیں تین تین نہیں بلکہ چار پڑھنی چاہئیں۔ ایک اور کتاب جین دھرم کا سروپ تصنیف کیا۔ جس میں بتایا ہے کہ جین دھرم کیا چیز ہے اور اسے پالن کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ ایک اور کتاب عیسائی مت سمیکشا کے نام سے آپ نے تصنیف کی ہے اس میں عیسائی مت کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ عیسائی مشنریاں خفیہ طور پر

کس طرح روپیہ اور جاہ وحشمت کا لالچ دیکر بھولے بھالے لوگوں کو پھسلاتی ہیں آپ نے پبلک کو ایسے لوگوں کے مکروفریب سے بچنے کی ہدایت کی ہے درا صل یہ کتاب ایک پادری کی تصنیف کردہ کتاب جین مت سمیکشا کا جواب ہے۔

آپ کی سب سے آخری اور قدو جسامت کے لحاظ سے سب سے بڑی کتاب تتو نرنے پرساد ہے۔ یہ گرنتھ تقریباً آٹھ سو صفحہ کا ہے اور شری آچاریہ جی مہاراج کے سرگباش ہونے کے بعد شائع ہوا ہے۔ علمیت کے لحاظ سے یہ گرنتھ آپ کی بہترین کتب میں شمار ہوتا ہے۔ مختلف بحث طلب سوالوں پر اپنی لامثال علمی لیاقت اور شاستروں کی واقفیت سے آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ گرنتھ کیا ہے۔ سینکڑوں گرنتھوں کا نچوڑ ہے۔ اس گرنتھ کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شری وجے آنند سوری جی نہ صرف جین شاستروں پر ہی حاوی تھے۔ بلکہ ویدوں اپنشدوں پرانوں۔ نیائے درشن۔ ویشیشک درشن۔ سانکھ درشن جیمنی اور بدھ مت وغیرہ کے شاستروں کے بھی عالم تھے۔ اس گرنتھ کے لکھنے کے وقت دھارمک دنیا میں جن سوالوں پر شدومد سے بحث ہو رہی تھی۔ ان پر آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر آپ نے مندرجہ ذیل سوالوں پر بحث کی ہے۔ سنسکرت پہلے ہے یا پراکرت۔ تمام ویدوں کا نجشر بھگوان میں کس طرح سماوش ہو جاتا ہے۔ دنیا کی پیدائش ویدوں اور منوسمرتی کے مطابق کسطرح ہے۔ ویدوں میں جو باتیں متضاد ہیں۔ ان کے حوالے وید الہامی

پستک ہنیں ہیں۔ مختلف مذاہب گائیتری منتر کا مطلب کس طرح
کرتے ہیں۔ جینیوں کے سولہ سنسکاروں کا بیان جین مت کی
قدامت۔ ویدوں میں تغیر و تبدل ہونے کا ثبوت۔ جین مت بدھ
مت سے مختلف اور قدیم تھا۔ اِس کا ثبوت بدھ دھرم کے
شاستروں سے سوتیامبر اور ڈگامبر فرقے میں فرق۔ سوامی شنکر اچاریہ
نے جو جین مت کا کھنڈن کیا ہے اُس کا جواب اور اُس کے مت کا
کھنڈن۔ سپت بھنگی نئے کا بیان علاوہ ازیں بہت سے سوالات
جو اکثر جینیوں پر مائی تھالوجی (Mythology) کے
متعلق کئے جاتے ہیں اُن کا جواب اِس گرنتھ میں تحریر کیا ہے۔ غرض
آپ کی تصانیف اتنی وسیع ہیں کہ اُن کا بغور مطالعہ کرنے والا نہ
صرف جین دھرم سے ہی بلکہ دیگر مذاہب سے بھی واقف ہو جاتا ہے

بطور کوی

آپ نے نہ صرف نثر میں ہی عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کی ہیں بلکہ نظم میں بھی اپنے خیالات قلمبند کر کے بیتراگ بھگوان کی تعریف میں نہایت اعلیٰ دیو پوجائیں لکھی ہیں۔ اور اپنے پوتر اور گوڑھ رہسیہ سے بھرے ہوئے جذبات کو پربھو بھگتی کے بھجنوں میں ظاہر کیا ہے۔ جن اصحاب نے آپ کی بنائی ہوئی پوجاؤں اور بھجنوں کو پڑھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کے دل میں پریم اور پربھو بھگتی کا احساس کسقدر زور سے موجزن تھا۔ آپ گائن ودیا کے بڑے مدّاح تھے اور خود نہایت رسیلے بلند پایہ کے راگی تھے پرماتما کی تعریف میں بھجن گا کر آپ کو سچّا آتمک سرور حاصل ہوتا تھا۔ آپ کی از حد خواہش تھی کہ جین سماج میں گائن ودیا کا شوق پیدا ہو۔ مگر اس وقت عوام الناس گانا بجانا محض ڈوموں اور میراسیوں کا کام سمجھتے تھے اور یہ ہنر بداخلاق طوائفوں کا پیشہ بنا ہوا تھا۔ شانت رس کی جگہ بجائے شرنگار رس نے قبضہ جما لیا تھا۔ آپ کی زبردست کوشش تھی کہ لوگوں کی توجہ بھجنوں کے ذریعہ پربھو بھگتی کی طرف راغب ہو تاکہ اخلاقی گراوٹ کی بجائے لوگوں کو آتمک شانتی حاصل ہو۔ آپ اس بات پر دلی رنج اور قلق کا اظہار کرتے تھے کہ گائن ودیا جیسا بلند پایہ کا علم کمینے اور بدچلن لوگ ذلیل کریں۔ آپ کی پوجاؤں اور بھجنوں نے گائن کو جین سماج میں مقبول بنا دیا۔ جگہ جگہ بھجن منڈلیاں قائم ہو گئیں جن تیوہاروں اور

پرپوں پر مندروں میں راگ رنگ کے ساتھ پوجائیں گائی جانے لگیں اور جلسوں میں بھجن منڈلیاں اپنے رسیلے اور پُراثر گائن سنانے لگیں۔ آپ ان کو دھرم اُپدیش کا بہتر ذریعہ خیال کرتے تھے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ گانا آتما کی قدرتی خوراک ہے۔ اِس سے دل دماغ اور جسم کو تقویت ملتی ہے۔

آپ نے سناتر۔ اشٹ پرکاری۔ سترہ بھیدی۔ نوپد اور بیس ستھانک جیسی کئی ایک پوجائیں اعلیٰ درجہ کی راگ راگنیوں میں بنائی ہیں۔ اُن میں جو خیالات آپ نے ظاہر کئے ہیں وہ بیش قیمت اور بے بہا ہیں۔ پوجا اُستو پر گاتے ہوئے جب اُن کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے۔ تب بڑے زور سے دل میں بھگتی بھاؤ کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں اور دل کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے اپنے چیدہ چیدہ بھجنوں میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اُن کو دیکھتے ہوئے بلا شک و شبہ کہنا پڑے گا کہ جس طرح بلند پایہ کے گیانی اور کرم یوگی تھے اُسی طرح سراگ بھگوان کے نزدیک پہنچے ہوئے سچے بھگت بھی تھے۔ نمونہ کے طور پر آپ کے بھجنوں میں سے بھگتی اور بھاونا سے تعلق رکھنے والے ایک دو بھجنوں کے حصے ہدیہ ناظرین ہے ؎

جم پدمنی من پیو بسے	نر وضیا ہو من دھن کی پریت
مدھوکر کیتکی من بسے	جم ساجن ہو ورہی جن چیت
کرسن میگھ اساڑھ جیوں	رنج واچھند ہو سرتھی جم پریم
صاحب انت جند سوں	مجھ لاگی ہو بھگتی من نیم

۱ پتی ۲ بھونرا ۳ پھول کیوڑہ ۴ بجن ۵ جدائی ۶ کسان ۷ بادل ۸ ہزار ۹ بکھرا اند ۱۰ گنو۔

پریتی اناوی نی دُکھ بھری — من کیدھی ہو پرپند گل سنگ
جگت بھمیو تن پریتی سُوں — سانگ دھاری ہونا چیونو ننگ
جسکو اپنا جانیا — تن ویدھا ہو جن میں اتی چھیہ[1]
پر جن کیری پریتڑی — میں دیکھی ہو سنتے بن نیہ
میرو نہیں کوئی جگت میں — تم چھوڑی ہو جگ میں جگدیش
پریت کروں اب کون سوں — توں ترا تا ہو موہنے بسوا بیس
آتمارام تو با ھرو — سر سہرا ہو ہیڑا نو ہار
دین دیال کرپا کرو — مجھ ہیکا ہو اب پار اتار

(چتوردشتی جن ستون بھجن چودوال)

مطلب:- جس طرح پدمنی استری کا دل اپنے پیارے پتی دیو پر قربان اور نثار ہوتا ہے۔ جس طرح کنگال محتاج کا دل روپیہ اور دولت حاصل کرنے کے لئے خواہشمند ہوتا ہے۔ جس طرح بھونرا کیوڑے کے پھولوں پر لٹو ہوتا ہے۔ جس طرح عاشق معشوق کے لئے بے قرار ہوتا ہے۔ جس طرح کسان ہاڑ میں بادلوں کا منتظر رہتا ہے۔ جس طرح گئے کا دل اپنے بچھڑے کی محبت سے لبریز ہے۔ ٹھیک اسی طرح اے میرے پوجیہ بھگوان اننت پربھوجی میرا دل آپ کی بھگتی سے لبریز ہو۔ اے بھگوان میں اناد سے دُکھ اور مصیبت میں پھنسانے والا غیر مدگل دماوس سے تعلق رکھتا رہا ہوں جس کی وجہ سے میں دنیا میں چکر لگاتا رہا ہوں اور طرح طرح کے سانگ بنا کر ناچتا رہا ہوں۔ جس کو میں نے اپنا

[1] بھوڑا [2] دل [3] جلدی۔

سمجھا اُسی نے مجھ کو دھوکا دیا - غیر کی محبت اخیر میں باطل ثابت ہوئی ہے - اے جگدیش اِس دنیا میں سوائے آپ کے میرا کوئی مددگار نہیں - آپ کو چھوڑ کر اور کس سے محبت کروں - آپ ہی میرے بہترین محافظ ہیں - آپ ہی میرے دل کو فرحت بخشنے والے ہیں - آپ ہی میرے سر تاج اور دل کے ہار ہیں - اے دین دیال مجھ پر کرپا کرو اور میرا بیڑا دنیا سے جلد پار کر دو

پدم پربھو مجھ پیارا جی　　من موہن گارا -
چند چکور مور گھن چاہے　　جیم پنکج ربی بن سارا جی
تیوں جن موری مجھ من پیاری　　ہردے آنند اپارا جی
اب کیوں دیر کری مجھ سوامی　　بھودَدھی پار اُتارا جی

مطلب - جس طرح چاند کا چکور اور بادلوں کا مور مشتاق ہے جس طرح پھول اور سورج کی محبت ہے ٹھیک اُسی طرح اے پدم پربھو مجھے آپ کی دلربا مورتی سے پریم ہے - آپ کے درشن سے مجھے انتہائی خوشی حاصل ہوتی ہے - اے میرے سوامی اب کس لئے دیری ہے - دنیا کے سمندر سے میرا بیڑا صحیح سلامت منزل مقصود تک پہنچا دو

تم سنیو جی اجت جنیش　　بھودَدھی پار کیجیو جی
جنم مرن جل پھیرت اپارا　　آدی انت نہیں گھور اندھارا
ہوں اناتھ ارجھیو مجھ دھارا　　ٹک مجھ پار کیجیو جی
کرم پہاڑ کٹھن دکھ دائی　　ناؤ پھنسی اب کون سہائی

۱ بادل ۲ کنول ۳ سورج ۴ اُلجھا ہوا

پورن دیا سندھو جگ سوامی
جھٹی ادھار کیجو جی
چار کشائے کرسن[1] اتی بھارے
ڈبا[2] - انگ جگت سب جابے[3]
جانے تریدیو اندر چھن دیوا
موہ اپار لیجو جی
کرن پنچ اتی تسکر بھارے
دھرم جہاج پریتی کر بھارے
راگ بھانس ڈالے گرو ہے
اب پربھو بھنور دیجو جی
ترشنا ترنگ چری اتی بھاری
بہے جات سب جن تن دھاری
مان بھین اتی انگ چرھیو ہے
اب پربھو شانت کیجو جی
لاکھ چوراسی بھنورا اتی بھاری
ماہیں پھنسیو ہوں شدھ بدھ ہاری
کال انت انت نہیں آیو
اب پربھو کاڑھ لیجو جی
اتم روپ دیو سب میرو
اجیت جنیشور سیوک تیرو
اب تو چھند ہرو پربھو میرو
نربھے تھان دیجو جی

مطلب - اے اجیت ناتھ بھگوان - آپ میری پرارتھنا کو سنیں اور سنسار سمندر سے پار اتاریں - یہ سنسار ساگر جنم اور مرن کے پانی سے خوب بھرا ہوا ہے - اِس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے - دنیا میں گہری تاریکی چھائی ہوئی ہے میں اناتھ اس کے درمیان بھٹک رہا ہوں کرپا کرکے مجھے اِس سے پار کیجئے - کرم کی بیماریاں نہایت دشوار اور دکھ دینے والی ہیں - ان میں میری زندگی کی کشتی پھنسی ہوئی ہے - اے دیا کے سمندر اور جگت کے سوامی میرا جلد کلیان کرو - چاروں کشائے (غصہ - تکبر - فریب اور لالچ) بڑا بھاری کشٹ دے رہے ہیں پس

[1] کشٹ [2] اگنی [3] کام دیو [4] برہما - وشنو - میش [5] چور [6] مکان

میں کام دیو روپ بڑباگنی سے دُنیا جل رہی ہے۔ اُسنے تریدیو (برہما وشنو اور شو) اندر وغیرہ دیوؤں کو بھی جلا ڈالا ہے۔ اے ناتھ مجھے اس سے بچاؤ۔ پانچ اندریاں (آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان اور جسم) زبردست چور ہیں۔ پانچ اندریاں جھوٹی محبت سے دھرم کے جہاز کو چور چور کر دیتی ہیں۔ وہ میرے گلے میں بھی راگ (جھوٹی محبت) کی پھانسی ڈال رہی ہیں۔ اے ناتھ۔ انکو جھڑک دو۔ دُنیا میں ترشنا (خواہشات) کی بڑی بھاری ترنگیں اُٹھ رہی ہیں۔ ان ترنگوں میں دُنیا کے لوگ بہے چلے جا رہے ہیں۔ دُنیا میں ابھیمان کی جھاگ بڑے زور سے اُٹھ رہی ہے۔ اے پربھو اسے آپ شانت کریں۔ تنل نج کے دور میں اپنی اصلی شکل کو فراموش کر کے چوراسی لاکھ جیو اجونی میں گھوم رہا ہوں اور اسکا آخر ابھی تک نہیں آیا ہے۔ اے پربھو اب مجھے نکال لو۔ میرا سچا آتم سروپ دب گیا ہے۔ اے اجیت ناتھ بھگوان میں آپ کا سیوک ہوں۔ میرے پاپوں کے پھند کاٹ کر مکش پد عنایت کرو۔

واسو پوج جنراج آج مجھے تارئیے | کرم کٹھن دُکھ دیت کے بیگ نوارئیے
پنچم کال بے حال ناتھ ہوں آیو | متھیا مت بہو زور گھور اندھی چھایو
کلا گرہ اگر شور کو گور ہو چھائیو | جن بانی رس سواد کے برلے پائیو
تم کرپا بھی ناتھ ایک مجھ بھاؤنا | جن آگیا پرمان اور نہیں گاونا
پکش پات نہیں لیس دویش کن سوں کروں | ایسے بھاؤ جنند سدا من میں دھروں

مطلب۔ اے واسو پوج بھگوان مجھے کرموں کے دُکھ سے بچا کر جلد تارو۔ اے ناتھ اس پنچم کال میں میں آپکی شرن آیا ہوں۔ اس میں چاروں طرف متھیات کا زور چھایا ہوا ہے۔ گمراہ دینی راہبروں کا لڑائی جھگڑا اور تعصب پھیلا ہوا ہے۔ بتراگ جنیشور بھگوان کی پوتر بانی کے میٹھے رس کو چکھنے والے کمیاب ہیں۔ اے بھگوان آپ کی مجھ پر بڑی کرپا ہوئی۔ بس میری صرف ایک ہی خواہش ہے اور وہ یہ کہ جنیشور بھگوان کے حکم کے خلاف کبھی کوئی کام نہ کروں۔ میرے میں پکش پات (رعایت) ذرہ بھر بھی نہ ہو۔ میں کسی سے کبھی نفرت نہ کروں۔ اے جنندر بھگوان یہی نیک خیال میرے ہمیشہ قایم رہیں اور ایسا ہی میرا عمل ہو۔

جین آچاریہ شری وجے آنند سوری جی کی شخصیت اور اوصاف

جین آچاریہ شری وجے آنند سوری جی قد آور۔ بلندی میں چھ فٹ سے زیادہ۔ سڈول بدن شہ زور جوان تھے۔ آپ کشادہ پیشانی۔ خندہ رُخ اور رسیلی آنکھیں رکھتے تھے۔ دائیں رخسار پر ایک مَسّن کا نشان تھا جس سے آپ کی خوبصورتی دوبالا ہو رہی تھی۔ آپ کی انگلیوں پر چکر اور ہتھیلیوں پر مچھ کے نشانات تھے۔ بال برہمچریہ کا تیج آپ کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔ آپ کی طاقت اور توانائی کا اندازہ لگانے کے لئے بکرم سمت ۱۹۴۳ بھاؤنگر گجرات کاٹھیاواڑ کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جو نہایت دلچسپ ہے۔ آپ ہر روز صبح برائے رفع حاجت سمندر کی جانب جایا کرتے تھے۔ ایک روز سمندر کے کنارے آپ نے عجب نظارا دیکھا۔ ایک گدھا وزنی لکڑیوں کے درمیان پھنسا ہوا تھا اور اُسے نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ وہ بیچارہ اِدھر اُدھر زور لگاتا تھا۔ مگر اچھل کر نکل نہ سکتا تھا اُسے دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ چار پانچ مضبوط آدمیوں نے رسّے باندھ کر ایک طرف سے لکڑی ہٹانے کی کوشش کی۔ مگر اُن کی طاقت بے کار ثابت ہوئی۔ آخر گدھے کی رہائی کے واسطے مِل لانے کی تجویز ہوئی۔ اِسی اثنا میں آپ وہاں پہنچ گئے اور معاملہ دریافت کر کے لوگوں کو ایک طرف ہو جانے کو کہا۔ خود رسّے کو پکڑ کر ایک دم زور سے جھٹکا لگا کر لکڑی کو ایک طرف ہٹا دیا اور گدھے کو مصیبت سے رہا کر دیا۔ اور

خود آپا سرے چلے آئے۔ آپ کی شکل و شباہت سے رعب داب
ٹپکتا تھا اور درشن کرنے والوں کے دِل عزت و تعظیم سے آپکے قدموں
میں جُھک جاتے تھے۔ آپ بڑے ہی روشن دماغ۔ محبّت اور ہمدردی
کے مجسّمہ۔ راست گو۔ تپسوی ریاضت کش۔ جسمانی۔ اخلاقی اور رُوحانی
طاقت سے مزیّن۔ علم و ادب کے اُستاد۔ ڈسپلن میں پختہ۔ باقاعدہ
وقت کے پابند۔ زمانہ فہم۔ دور اندیش۔ وسیع الخیال۔ عالی حوصلہ۔ اور
حلیم الطبع تھے۔ آپ کا پوتر مشن جین دھرم کی اشاعت اور اہنسا کے
پرچار سے بنی نوع انسان کی خدمت سرانجام دینا تھا۔ آپ کی زندگی
محنت۔ بُردباری اور جانفشانی کی زندگی تھی۔ آپ نے اپنے لگاتار کام۔
فصاحت اور بلاغت۔ علمیت اور شخصیت سے نیست و نابود ہوتی ہوئی
جین سماج کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے لوگوں کی توجہ پوجیہ تیرتھنکروں
ممتاز گندھروں اور مشہور آچاریوں اور پوتر رشیوں اور منیوں کے فلسفہ
علمی ذخیرہ اور جین تہذیب کی جانب راغب کی اور جین اصولوں کا عام پرچار
کیا۔ اِس جگہ دنیا کے مذاہب کی شکاگو کانفرنس کی رپورٹ میں مندرج رائے
کا اظہار کر دینا خالی از دلچسپی نہیں۔

"No man has so peculiarly identified himself with the interests of the Jain community as Muni Atma Ramji. He is one of the noble band sworn from the day of initiation to the end of life to work day and night for the high mission they have undertaken. He is the High Priest of the Jain community

and is recognised as the highest living authority on Jain religion and literature by Oriental Scholars.[23]

مطلب - منی آتمارام جی سے بڑھ کر کسی اور شخص نے اپنے آپ کو جین سماج کی بہتری اور بہبودی میں تہ دل سے مصروف نہیں کیا - آپ ان مقدس بزرگوں میں سے ہیں - جنہوں نے فقیری اختیار کرنیکے دن سے اخیر عمر تک دن رات اپنے بلند مشن کے لئے کام کرنے کا عہد کیا ہے - آپ جین مذہب کے ایک مستند آچاریہ ہیں اور علماء مشرقی کے ماہران آپ کو جین مذہب کی تعلیم اور لٹریچر کے متعلق اعلیٰ زندہ سند تسلیم کرتے ہیں -

آپ ایک آدرش جین سادھو تھے - آپ خود سادگی کی مجسّم تصویر بنکر اپنے شاگردوں سے تقلید کراتے تھے - آپ بلا ضرورت کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے تھے - آپ کی عینک کا فریم ٹک بیت کا تھا - لکھنے کا کام بہت زیادہ ہونے کے باوجود وہ دس روپے کا انڈی پنیڈنٹ نہ رکھتے تھے اور نہ ہی کسی طرح کی قیمتی دوات یا بدیشی سیاہی استعمال کرتے تھے - آپ کی دوات کا کام ایک چھوٹی سی مٹی کی پیالی دیتی تھی - آپ ہر روز اس میں اس اندازہ سے سیاہی ڈالتے تھے کہ لکھنے کے بعد شام تک وہ خشک ہو جاتی تھی -

آپ ہر روز صبح تین اور چار بجے کے درمیان اٹھتے تھے - نوکار منتر پڑھنے کے بعد کچھ پاٹھ کرتے تھے اور پھر کچھ دیر دھیان میں رہتے تھے - اس کے بعد پرتی کرمن کرتے تھے - ضروریات سے فارغ ہو کر شری

مندرجی درشن کے لئے جاتے تھے۔ واپسی پر سوری منتر کا جاپ کرتے تھے۔ لوگوں کے جمع ہو جانے پر ٹھیک مقررہ وقت پر ویاکھیان شروع کر دیتے تھے اور ہر روز موقع اور محل کے مطابق ڈیڑھ یا دو گھنٹہ دھرم اُپدیش سناتے تھے۔ ویاکھیان ختم ہوتے ہی ڈاک کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور خطوں کا جواب خود لکھتے تھے۔ اگر کام زیادہ ہوا تو شِشیوں سے مدد لیتے تھے۔ چند سادھوؤں کو کھانا پانی مانگ کر لانے کا حکم دیتے تھے۔ موسم گرما میں تقریباً آدھ گھنٹہ آرام کر کے متواتر چار گھنٹہ تک لکھنے پڑھنے کے کام میں مصروف رہتے تھے اُس وقت میں اگر کوئی خاص درشن کرنے والا یا سوال دریافت کرنے والا آدمی آجائے۔ تو اُس کی جانب چند منٹ متوجہ ہوتے تھے اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتے تھے۔ تقریباً شام کے چار بجے سادھوؤں کو شاستر پڑھاتے تھے۔ پھر ضروریات اور کھانے پینے سے فارغ ہو کر پرتی کرمن کے لئے تیار ہو جاتے تھے رات کے دس بجے تک ہر کس سے بات چیت کرتے تھے۔ اور سوال پوچھنے والوں کو جواب دے کر تسلی کرتے تھے۔ سونے سے پیشتر تھوڑی دیر دھیان لگا کر دن کے تمام کام پر غور کرتے تھے پھر پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے سوتے تھے۔ یہ پروگرام اکثر چترماس کے دنوں میں مقرر تھا۔ اُس میں موسم اور مقام کے لحاظ سے تھوڑی بہت تبدیلی کر لیتے تھے۔ آپ کبھی وقت کو ضائع نہ کرتے تھے اور نہ ہی بلا مطلب کسی سے دیر تک گفتگو کرتے تھے۔ اگر ذرا سا بھی فرصت کا وقت نکلتا تھا۔ کوئی نہ کوئی گرنتھ لے بیٹھتے تھے۔ آپ کا مطالعہ کا شوق سال بسال ترقی کرتا گیا۔ آپ ہمیشہ زمین پر سیدھے بیٹھ کر پڑھتے تھے اور برت وغیرہ